خلوت صحیحہ اور خلع کے مسائل

برائے مہربانی خلوت صحیحہ اور خلع کے شرعی مسائل سے مطلع فرمائیں۔

سائل: محمد انتخاب عالم صابری، کیمور، بہار

الجواب بعون الملک الوھاب

خلوت صحیحہ کی تعریف

خلوت صحیحہ یہ ہے کہ نکاح کے بعد میاں بیوی دونوں کسی ایسی جگہ تنہا جمع ہوں جہاں از دواجی تعلقات قائم کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو، جیسے ان میں سے کسی کو کوئی شدید بیماری نہ ہو، فرض روزے کی حالت میں نہ ہو، حالت احرام میں نہ ہو اور عورت کو حیض ونفاس نہ ہو۔

خلوت صحیحہ کا حکم

خلوت صحیحہ وطی کے حکم میں ہے۔ اگر خلوت صحیحہ پائی گئی اور اس کے باوجود از دواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو اور پھر شوہر طلاق دے دے تو اس صورت میں بھی شوہر کو پورا حق مہر اپنی بیوی کو دینا پڑے گا۔ اور عورت پر تین حیض تک عدت گذارنا واجب ہوگا۔

جیسا کہ سنن کبریٰ للبیہقی حدیث نمبر ۱۴۴۸۰ میں ہے: "اِذَا دَخَل الرجُل بِاِمرأته فأرخيت عليهما الستور فقد وجب الصداق۔" (ترجمہ:) "جب مرد اپنی بیوی کے پاس داخل ہو اور پردے گرا دیئے جائیں تو مہر واجب ہے۔"

اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "رجل تزوج امرأةً نكاحا جائزا فطلقها بعد الدخول او بعد الخلوة الصحيحة كان عليها العدة۔" (عالمگیری، ج۱ ص۵۲۶) (ترجمہ:) "کسی مرد نے عورت سے جائز نکاح کیا پھر دخول کے بعد یا خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دے دیا تو اس پر عدت واجب ہے۔"

ان دونوں عبارتوں سے خلوت صحیحہ کا حکم مکمل واضح ہے۔ اور دور حاضر میں بغیر نکاح کے لڑکے اور لڑکیوں کی جو خلوت ہوتی ہے وہ ہر حال میں حرام ہے بلکہ زنا کی طرح حرام ہے، قاضی شرع تعزیراً انہیں حد بھی لگوا سکتے ہیں۔

خلوت کے دیگر مسائل

خلوت صحیحہ کے بعد اگر صرف ایک یا دو طلاق رجعی دی ہے تو عدت کے دوران رجعت کر سکتا ہے۔ اور اگر تینوں طلاقیں دے چکا ہے تو اب رجعت نہیں کر سکتا ہے۔ اور اگر خلوت فاسدہ ہے اور مرد ہم بستری پر قادر نہیں ہے تو اس صورت میں

ایک ہی طلاق سے عورت مکمل نکاح سے نکل جائے گی اور شوہر کو صرف آدھا مہر دینا واجب ہوگا اور عورت پر عدت واجب نہیں ہوگی۔

منگنی کے بعد خلوت کا حکم

آج کل ایک رواج رائج ہو رہا ہے کہ نکاح سے پہلے منگنی ہوتی ہے۔ پھر مرد و عورت رنگ رلیاں کرتے ہیں یعنی وہ سب کرتے ہیں جو صرف نکاح کے بعد ہی جائز ہوتا ہے۔ تو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ منگنی نکاح نہیں ہے اور منگنی کے بعد بھی مرد و عورت ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں اور اس صورت میں بوس و کنار حرام و سخت گناہ ہے اور وطی زنا ہے، اللہ اس سے بچائے۔

خلع کے مسائل

خلع کی تعریف

میاں بیوی کی رضامندی سے کسی مال کے عوض، نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ مثلاً عورت نے شوہر سے کہا کہ ''میرا مہر لے کر مجھے چھوڑ دو''، شوہر نے کہا: ''میں نے چھوڑ دیا'' تو خلع ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر شوہر نے کہا کہ ''میں نے تجھ سے مہر کے بدلے خلع کیا''، عورت نے کہا: ''میں نے قبول کیا'' تو یہ بھی خلع ہے۔

خلع کی شرط

مرد و عورت دونوں کا قبول کرنا۔

خلع کا حکم

خلع سے عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہوگی جس کے بعد شوہر کو رجوع کرنے کا حق حاصل نہیں ہوگا۔ اور جو عوض مقرر ہوا ہے وہ عورت پر لازم ہوگا۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''الخلع ازالة ملك النكاح ببدل بلفظ الخلع، وحكمه وقوع الطلاق البائن۔'' (عالمگیری، ج ا ص ۴۸۸) (ترجمہ:) ''خلع کہتے ہیں کسی چیز کے بدلے ملک نکاح، لفظ خلع سے ختم کرنے کو، اور اس کا حکم طلاق بائن کا واقع ہونا ہے۔''

خلع دراصل عورت کی طرف سے مطالبۂ طلاق پر ہوتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ''تم اپنی بیوی کو یا تو بھلائی کے ساتھ روک لو یا خیر خواہی کے ساتھ چھوڑ دو۔'' شریعت نے دونوں صورتوں میں خیر خواہی اور بھلائی کا حکم دیا ہے۔ لیکن آج کے زمانہ میں بہت سے لوگ بیوی کو ساتھ رکھنے اور چھوڑنے میں غلط طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے معاشرہ میں بہت سے بگاڑ اور فساد پیدا ہوتے ہیں۔

خلع کے متعلق چند باتیں

بلاوجہ عورت کے لئے طلاق کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”جو عورت اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔“(ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۲۲۶)
ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے۔“(ابوداود،۲۱۷۵)

اگر میاں بیوی میں نااتفاقی رہتی ہو تو سب سے پہلے ان کے گھر والے ان میں صلح صفائی کی کوشش کریں۔پھر مرد و عورت دونوں کی طرف سے پنچ مقرر کیا جائے جو ان کے درمیان صلح کرادے،لیکن اگر اس کے باوجود آپس میں نہ بنے اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کرسکیں گے تو خلع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

خلع میں مال لینے کا مسئلہ

شوہر کی اپنی بیوی سے مال لینے کی کئی صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ شوہر بیوی سے خلع کے بغیر مہر کا مطالبہ کرے،یہ سراسر ناجائز و حرام ہے کہ مہر عورت کا حق ہے۔دوسری صورت یہ ہے کہ عورت شوہر سے طلاق لے اور بدلے میں کچھ مال یا مہر دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس صورت میں بھی حکم یہ ہے کہ اگر زیادتی مرد کی طرف سے ہو تو خلع میں مال لینا مکروہ ہے،لیکن اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو مال لینا درست ہے لیکن مہر سے زیادہ لینا پھر بھی مکروہ ہے۔واللہ اعلم بالصواب